کے بجائے نفسانیت بڑھتی جارہی تھی۔ ازالۂ مرض کے لئے اسی دوا کی ضرورت تھی جو امام غزالی نے تجویز کی۔ روزانہ عملی زندگی کی تنظیم کے لئے کتاب و سنت کی روشنی میں ایک ضابطہ مرتب کیا انھوں نے اسلامی معاشرہ کو یاد دلایا کہ اس کی زندگی جو ابتداءً قلب و دماغ، عقل و عشق، روحانیت و مادیت اور دنیا و آخرت کا متوافق بالذات اور ہم آہنگ نظام تھی رفتہ رفتہ یک رخی ہوتی جارہی ہے اور اس میں سے محاسبۂ آخرت، روحانیت اور عشق کا عنصر بوما فیوماً مفقود ہوتا جارہا ہے۔

امام غزالی نے ۵۰۵ھ میں وفات پائی اور وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی کے مطابق کہ

"ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا"

مائۂ خامسہ کے مجدد تھے جنہیں اللہ عزوجل نے پانچویں صدی کے سرے پر تجدید دین اور اصلاح امت کے لئے مبعوث فرمایا۔ یہ جو آج ہماری زندگی میں تھوڑا بہت روحانیت کا امتزاج ہے یہ جو احتساب باطن کا جذبہ اور محاسبۂ آخرت کا اعتقاد ہے اس میں بہت کچھ امام غزالی رحمہ اللہ کی مساعی جمیلہ کا بھی دخل ہے۔ وجیز اور مستصفی الاصول بڑے پایہ کی کتابیں ہیں اور امام صاحب کے استقلال فکری کی شاہد ہیں لیکن جس نے ان کے نام کو اسلامی سماج میں زندۂ جاوید بنا دیا ہے وہ اُن کی تصوف کے متعلق تصانیف ہیں بالخصوص احیاء العلوم جو ہمارے ادبیاتِ عالیہ میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔ تاریخ اسلامی کی زیر سطحی (under current) رووں کا مطالعہ کیجئے ناگزیر طور پر آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ پانچویں صدی میں اسلامی سماج سے اگر کوئی چیز کھوئی سی جارہی تھی جس کا فقدان پورے اسلامی معاشرے کو فنا کے گڑھے میں ڈال سکتا تھا تو وہ اسلام کی وہ تعلیم تھی جسے فقہاء و محدثین تقرب و احسان اور زہد و رقاق سے تعبیر کرتے تھے اور دوسرے علماء تصوف کے نام سے۔ مگر مدعیوں کے فسادِ ذوق اور اعوجاجِ ذہنی کو کیا کہیئے کہ دنیا کے طلب گاروں نے اس وقت کے اہم تقاضے کو، معالج کی صحیح تجویز کو، معالج کا نقص، اصل مرض کے بگاڑ کا باعث اور "چنیا بیگم" بتایا ہے نیا للعجب۔" مارکس کا نظریہ کائنات غلط ہے لیکن اگر اس نے مذہب کو صعالیک کے حق میں